پروفیسر صاحبزادہ عبدالرسول
پرنسپل، ڈوژنل پبلک اسکول - راولپنڈی

"آپ نے ["وسطی ایشیا کے مسلمان"] میں وسط ایشیا کی ایک مسلم ریاست کو ہمیشہ قازقستان یا قزاقستان لکھا ہے۔ ہمارے اردو اخبارات بھی عموماً یہی الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ قازق یا قزّاق دونوں الفاظ ڈاکو کے معنی میں ہیں۔ یہ الفاظ نہ صرف ہمارے ان مسلمان بھائیوں کے لیے نامناسب ہیں بلکہ وہ صحیح بھی نہیں ہیں۔

اصل صورتِ حال یہ ہے کہ وسطِ ایشیا میں مسلمانوں کی ابتدائی فتوحات کے وقت جو قومیں آباد تھیں، اُنہیں سغدی، خزر وغیرہ کہا جاتا تھا۔ بعد میں نسلی اختلاط اور نقلِ مکانی کا سلسلہ جاری رہا۔ اس ضمن میں سب سے اہم واقعہ منگولوں کا حملہ ہے جس کے نتیجہ میں وسط ایشیائی معاشرہ درہم برہم ہوا۔ نسلی اختلاط اور نقل مکانی کا سلسلہ وسیع ہوا۔ اس دور کے بعد نئے نسلی گروہ عالم وجود میں آئے جن میں ازبک، تاجک، کرغیز، ترکمان، قزاخ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ یہی نام آج بھی مستعمل ہیں۔

قزاخ اِس قوم کا اپنا اختیار کردہ نام ہے اور ان کے علاقہ کو اسی مناسبت سے قزاخستان کہا جاتا ہے، ہم نے اسے تھوڑا سا بگاڑ کر قزاقستان بنا دیا ہے۔ "خ" کے بجائے "ق" کے استعمال سے معانی بہت بدل گیے ہیں۔ آپ سے التماس ہے کہ اس مسلم ریاست کو قزاخستان لکھیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی تقلید میں اُردو اخبارات بھی تصحیح کرلیں گے۔

[وسطی ایشیا کی ترک اقوام کے ضمن میں جب "قازق" یا "قزّاق" نسلی گروہ کا ذکر آتا ہے تو عربی، فارسی اور اُردو زبانوں کا پس منظر رکھنے والے مسلمان اہل علم کے سامنے یہ "اُلجھن" رہتی ہے کہ کیا ان کا اپنے ہم مذہب بھائیوں کو اِس نام سے پکارنا درست ہے؟ مولانا خلیل احمد حامدی نے اِس "اُلجھن" کے رفع کرنے کے لیے لکھا ہے کہ

> قزّاق بہادر اور جنگ آزما کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ استعماری اقوام؛ سہو رم نے مسلمانوں کی بہادر قوموں کو بد نام کرنے کے لیے جو ہتھکنڈے استعمال کیے، ان میں دو مثالیں بہت مشہور ہیں۔ ایک لفظ قزّاق جو بہادر کے بجائے ڈاکو اور